فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵

دو م رجسٹر

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۸ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

یوم پنجشنبہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ اخاء ۱۳۴۱ ہش | ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۴۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۷؍ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو کچھ حرارت ہوگئی اور بے چینی کی تکلیف بھی رہی - اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

## مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب ۲۰؍ اکتوبر کو ربوہ واپس پہنچ رہے ہیں

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا وہاں ساڑھے چھ سال فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ واپس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

## محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷؍ اکتوبر - محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تا حال بحال نہیں ہوئی - اب بخار تو نہیں ہے - مگر گردہ میں اب بھی بوجھ محسوس ہوتا ہے - اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے - آمین

# اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً

## احبابِ کرام کو دعوت

محترم جناب سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ہمارے سالانہ اجتماع میں اب صرف دو دن ہی باقی رہ گئے ہیں - یہ اجتماع اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ کچھ وقت ہم اکٹھے رہ کر ایک دوسرے کے حالات سے شناسا ہوں اور دنیا کے شور و شغب سے دور کچھ دین کی باتیں کریں - کچھ کتاب اللہ کا مطالعہ کریں کچھ اپنے مطاع و آقا (فداہ ابی و امی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سن کر ذکرِ حبیب سے دل کو ٹھنڈک پہنچائیں - کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس سنیں اور اس طرح اپنا ایمان تازہ کریں - دنیا کے کاموں میں بہت وقت گزارا - اب کچھ اپنے روحانی اعمال کا جائزہ لے لیں - ہم پر جو فرائض قوم اور ملت اور دین کے عائد کئے گئے ہیں ان کے بارے میں محاسبہ کر لیں کہ ہم کس معیار پر اتر رہے ہیں کچھ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دردمند دل اور تر آنکھیں پیش کرتے ہوئے اپنے امام کی صحت و زندگی اور برکات کے لمبا ہونے کی عاجزانہ درخواست کریں - اپنی مغفرت اور بخشش کا سامان پیدا کریں اور اس دنیا کا کچھ حصہ کاٹ کر آخرت کے لئے آگے بھیجیں۔

خدام تو انشاء اللہ سب کے سب شامل ہونگے میں ربوہ اور بیرونجات کے تمام دیگر احباب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ بھی تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اور اپنے جوان عزیزوں کے لئے اپنی بزرگانہ دعاؤں کے ساتھ برکت اور رحمت کا باعث ہوں ؛

والسلام خاکسار - سید داؤد احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

## ربوہ ریلوے سٹیشن کو "بی" کلاس اسٹیشن بنا دیا گیا

### نئی ریلوے لائن مکمل ہونے کے بعد ریل گاڑیاں پلیٹ فارم کے ساتھ آکر رکنے لگیں

ربوہ ۱۷؍ اکتوبر - نئے ریلوے اسٹیشن کی عمارت اور لوپ لائن مکمل ہونے کے بعد مورخہ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء پیر کے دن سے ربوہ ریلوے اسٹیشن کو عملاً "بی" کلاس ریلوے اسٹیشن قرار دے دیا گیا ہے - چنانچہ اس روز لالہ موسےٰ سے لائل پور جانے والی گاڑی جب ۵ بجے شام ربوہ سے گزری - تو وہ پلیٹ فارم کے ساتھ آکر رکی - لوپ لائن پر سے گزرنے والی یہ پہلی گاڑی تھی - اس دن کے بعد سے تمام گاڑیاں اب پلیٹ فارم کے ساتھ ہی آکر رکتی ہیں - اس روز سے نئے اسٹیشن میں باقاعدہ معمول کے مطابق کام شروع ہو گیا ہے۔

## جماعتی تاریخی میوزیم

جن دوستوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی تبرک از قسم پارچات یا دستاویزات وغیرہ ہو وہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیل سے خاکسار کو جلد از جلد مطلع فرما دیں تاکہ حسب فیصلہ صدر انجمن احمدیہ تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم تبرکات کی تصدیق کے متعلق کارروائی کر سکے - جو دوست مطلوبہ تفصیلات بھجوا کر اپنے تبرک کے متعلق تصدیق حاصل نہیں کرے گا اور بغیر تحریری تصدیق کے دعوے کرے گا کہ اس کے پاس کوئی تبرک ہے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء

# آج پاکستان میں اتحادِ باہمی کی سخت ضرورت ہے

معاصر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور اہلِ حدیث کا ترجمان ہے اور چونکہ اہلِ حدیث عموماً ہماری رائے میں کچھ لکھے پڑھے ہوتے ہیں اور دینی علم سے بھی واقفیت کے دعوے دار ہیں اس لئے ہمیں ان سے یہ توقع ہے کہ وہ بعض دوسرے لوگوں کی طرح احمدیت کے خلاف اوچھے طریق اختیار نہیں کریں گے مگر ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اکثر تو خیر نہیں لیکن کبھی کبھی معاصر مذکور کے دل میں بھی احمدیت کی مخالفت کا بے طرح جوش اٹھتا ہے اور جوش کے عالم میں جو کچھ منہ میں آتا ہے لکھتا چلا جاتا ہے اور یہ بھی نہیں سوچتا کہ پڑھنے والے کیا کہیں گے۔ چنانچہ اپنی اشاعت مورخہ ۲۱؍ ستمبر ۱۹۶۲ء میں اس نے "مرزائی مسخرات" کے زیر عنوان ایک طویل اداراتی نوٹ رقم کیا ہے جس میں حتی الوسع اس نے اپنی دانست میں سب کچھ وہ کہہ دیا ہے جو اس کے خیال میں شاید مسلمانوں میں باہم اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے اگرچہ ہمارے ناقص خیال میں انہیں اس غرض کے لئے خاموش رہنا زیادہ زیبا تھا۔ معاصر اپنے اس لاجواب اداراتی نوٹ کا آغاز اس طرح کرتا ہے:-

"گذشتہ کچھ عرصہ تک مرزائی خاموش رہے ہیں۔ انہوں نے دعوت مرزائیت اور تبلیغ قادیانیت کے باب میں کسی قدر سکوت اختیار کئے رکھا ہے۔ شاید اسکی وجہ مارشل لاء کا دباؤ اور فوجی حکومت کا خوف ہو لیکن اب انہوں نے اپنی سرگرمیاں پھر تیز کر دی ہیں اور مرزائیت کی نشر و اشاعت کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ ہمارے نزدیک اسکی اصل وجہ وہ منصب ہے جو حکومت نے سر ظفر اللہ کو تفویض کیا ہے۔ سر ظفر اللہ صرف مرزائی نہیں ہیں۔ مرزائیت کے زبردست مبلغ بھی ہیں۔ وہ خود بھی اپنے عہدہ کا ناجائز فائدہ اٹھاتے اور بیرونی ممالک میں مرزائیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی پاکستان کے مرزائیوں کے بھی حوصلے بلند ہو گئے ہیں۔ ان کا اپنا تبلیغی سلسلہ بھی جاری ہے اور مسلمان جماعتوں کی مخالفت بھی یہ نہایت شد و مد کے ساتھ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کا تازہ حملہ مجلس احرار پر ہوا ہے۔ "الفضل" نے ایک اشاعت میں اس کی شدید مخالفت کی ہے اسی طرح علمائے اسلام اور مسلمانوں کی دوسری جماعتوں پر اس کے حملے جاری ہیں۔

مرزائیت کے بارہ میں مسلمانوں کا موقف بالکل واضح ہے۔ مرزائیت کی اسلام میں قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے۔ آپ کے بعد جو شخص نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ دجال و کذاب ہو گا۔ اس کی مخالفت مسلمان کا جزو ایمان ہے۔ جس طرح مرزائی مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور ان کے جنازہ تک میں شرکت کے مخالف ہیں اسی طرح مسلمان بھی مرزائیوں کے دجل و فریب کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ یہ مسلمانوں میں مرزا غلام احمد کی نبوت اور مرزا بشیر الدین محمود کی خلافت کا ڈھنڈورا پیٹیں" (الاعتصام ۲۱/۹/۶۲ صفحہ ۳)

معاصر نے اس پیرا میں بہت سی غلط اور عجیب باتیں کہہ دی ہیں تاکہ وہ جو کچھ آگے کہنا چاہتے ہیں اس کے لئے بہانہ بن جائے۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہی سے اپنا مفوضہ کام ایک ہی طریق اور رفتار ترقی کے ساتھ کر رہی ہے اور باوجود بعض محبانِ اسلام نے روڑے اٹکانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی وہ اپنا کام کئے چلی جاتی ہے معلوم نہیں معاصر نے کس بات سے اندازہ لگایا ہے اس کا یہ کہنا کہ جماعت نے حال میں مجلس احرار پر حملہ کیا ہے خاص کر مضحکہ خیز ہے کیونکہ جب مجلس احرار کا اس وقت تک کوئی وجود ہی نہیں ہے تو اس پر حملہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ معاصر کو چاہیئے تھا کہ الفضل کا وہ حوالہ پیش کرتا جس میں اس نے مجلس احرار پر حملہ کیا ہے۔ مگر ایسا وہ کس طرح کر سکتا تھا جبکہ ایسی کوئی بات ہوئی ہی نہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خاں واقعی احمدی ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج سب مغربی تعلیم یافتگان کی نسبت اسلام کے سختی سے پابند ہیں اور آپ ہمیشہ مغربی ممالک میں اسلام کی تعلیمات کو روشناس کرانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ آپ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اقوام متحدہ کی سٹیج پر بے باکی سے قرآن کریم کی آیات سنائی ہیں اور نہ صرف غیروں میں بلکہ اپنوں میں بھی اسلام کا چراغ جلایا ہے جس کے لئے تمام مسلم اقوام آپ کی مداح ہیں۔

پچھلے دنوں آپ کے خلاف ایک سراسر غلط خبر شائع کر کے اسلام کے دشمنوں نے واویلا کیا تھا جسکی کھلی تردید آپ نے اپنے ایک خط کے ذریعہ کر دی ہے جو الفضل مورخہ ۴/۱۰/۶۲ میں شائع ہو چکا ہے۔ تاہم یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو اس امر کی مثال ہے کہ کس طرح مخالفین جماعتِ احمدیہ کے خلاف بے بنیاد خبریں گھڑتے ہیں اور پھر آپ ہی ان کی بنا پر اشتعال انگیزی شروع کر دیتے ہیں۔

ہم نے یہ چند باتیں محض اس لئے کہی ہیں کہ ہم معاصر کی توجہ اس امر کی طرف دلائیں کہ یہ جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کر کے وہ نہ تو اسلام کی اور نہ اپنے ملک و قوم کی کوئی خدمت سرانجام دے رہے ہیں بلکہ وہ ملک کے امن و امان کی فضا کو سخت مکدر کر رہے ہیں اور ملک میں انتشار پھیلانے والوں میں شمار ہوں گے۔ جماعتِ احمدیہ کے ذمہ جو غلط عقائد لگا کر اسکے خلاف معاصر نے اشتعال انگیزی کی ہے وہ نہ دینداری کی تعریف میں آتی ہے اور نہ "حبِّ وطن" کہی جا سکتی ہے۔

اس وقت مسلمانانِ عالم اور پاکستان خاص کر دونوں ہی سخت مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں ایسے حالات میں مسلمانوں کے لئے لازمی ہے کہ اپنی منتشر قوتوں کو ایک محاذ پر لائیں اور بنیان مرصوص بن کر الحاد اور شرک کا مقابلہ کریں۔ مگر افسوس ہے یہ لوگ اس کا ذرا بھی احساس نہیں رکھتے۔ معاصر لکھتا ہے کہ

"مرزائیوں نے مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے کہ ان کی آمد کے ساتھ ہی زلزلے، سیلاب اور مختلف وبائیں شروع ہو جائیں گی یعنی یہ چیزیں عذاب الٰہی ہیں۔ وہ شخص اس عذاب کا شکار ہو گا جو مرزا صاحب کی نبوت و رسالت کو نہیں مانے گا۔

گذشتہ عرصہ میں کچھ مقامات پر سیلاب اور زلزلے آئے اور بعض علاقوں میں بعض بیماریاں پھیلیں تو مرزائی فوراً مرزا صاحب کی لال کتاب نکال کر بیٹھ گئے اور یہ ہنگامہ بپا کر دیا کہ یہ سب کچھ مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہا ہے اور مرزائیت کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔

ہم اس سلسلہ میں حکومت سے کچھ عرض

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۷ پر)

## حیّ علی الفلاح

ذیل کی نظم دوبارہ شائع کی جاتی ہے کیونکہ پہلے اس میں کچھ غلطیاں رہ گئی تھیں

ہنگامۂ الست ہے "حیّ علی الفلاح"
تارِ ربابِ ہست ہے "حیّ علی الفلاح"
مسجد سے اٹھی موجِ شرابِ طہور۔ اُٹھ
غافل تو کیا مست ہے "حیّ علی الفلاح"
روحِ رواں یہی ہے ریاضِ بہشت کی
مقصودِ حق پرست ہے "حیّ علی الفلاح"
تاثیر اس کی وادیٔ ربوہ میں آ کے دیکھ
روحِ بلند و پست ہے "حیّ علی الفلاح"
تنویرؔ مومنوں کے لئے ہے یہ حرزِ جاں
شیطان کی شکست ہے "حیّ علی الفلاح"

# احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۴

## احمدیت کا مقصد

مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی موجودگی میں بھی ایک خلاء باقی ہے ایک کمی باقی ہے اور اسی خلا اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے (بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے۔ اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پروپیگنڈا کیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اسکے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اس ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں بنائے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں۔ لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے۔ اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی۔ ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم کی ہوئی ہے۔ اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔ احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔ احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انہیں ایک رشتہ میں پروئے تاکہ وہ ملکر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا۔ اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں۔ بے اعتنائیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے۔ مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہ راست نہیں ٹکراتے تھے۔ اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا کہ ہم سے براہ راست ٹکراتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی۔ افغانستان میں بھی۔ ایران میں بھی۔ عراق میں بھی۔ شام میں بھی۔ فلسطین میں بھی۔ مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمنی میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا ملایا ایسٹ اور ویسٹ افریقہ۔ ایبے سینیا ارجن ٹائنا۔ غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے۔ یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں۔ اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں۔

ایک انگریز لیفٹننٹ اپنی زندگی وقف کر کے اس وقت مبلغ کے طور پر انگلستان میں کام کر رہا ہے۔ باقاعدہ نمازی ہے۔ شراب وغیرہ کے قریب نہیں جاتا۔ خود محنت مزدوری سے پیسے کما کر ٹریکٹ وغیرہ شائع کرتا ہے۔ یا جلسے کرتا ہے۔ ہم اسے گزارہ کے لئے اتنی قلیل رقم دیتے ہیں جس سے انگلستان کا ایک چوہڑا بھی زیادہ کماتا ہے اسی طرح جرمنی کے ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے۔ وہ بھی فوجی افسر ہے بڑی جدوجہد سے وہ جرمنی سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ابھی اطلاع آئی ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہونچ گیا ہے۔ اور وہاں ویزا کا انتظار کر رہا ہے۔ یہ نوجوان اسلام کی خدمت کا بے انتہا جوش اپنے دل میں رکھتا ہے اور اس لئے پاکستان آ رہا ہے۔ کہ یہاں اسلام کی تعلیم پوری طرح حاصل کر کے کسی غیر ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے۔

جرمنی کا ایک اور نوجوان مصنف اور اسکی تعلیم یافتہ بیوی زندگی وقف کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور شاید عنقریب ہی وہ اس فیصلہ پر پہونچ کر پاکستان تعلیم اسلام کے لئے آ جائیں گے۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک نوجوان اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اور غالباً جلد ہی کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگ جائے گا۔ بے شک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتدا شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک فوری قوت حاصل کر لیتی ہیں۔ اور چند دنوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سیاست سے اس لئے الگ رہتی ہے کہ اگر ان باتوں میں دخل دے۔ تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے۔

## جماعت احمدیہ کا پروگرام

دوسرا سوال پروگرام کا رہا۔ پروگرام کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی ایک متحدہ پروگرام رکھتی ہے۔ اور کوئی جماعت متحدہ پروگرام نہیں رکھتی۔ جماعت احمدیہ عیسائیت کے حملہ کا پورا اندازہ لگا کر ہر ملک میں اس کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس وقت دنیا کا سب سے کمزور خطہ اور بعض لحاظ سے سب سے طاقتور خطہ افریقہ ہے۔ عیسائیت نے اس وقت اپنی ساری طاقت سے افریقہ میں دھاوا بول دیا ہے۔ اب تو کھلے بندوں وہ اپنے ان ارادوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے صرف پادریوں کا ذہن ادھر جا رہا تھا پھر انگلستان کی کنسرویٹو پارٹی ادھر مائل ہوئی۔ اور اب تو لیبر پارٹی نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ یورپ کی نجات کا دارومدار افریقہ کی ترقی اور اس کی تنظیم پر ہے۔ مگر یورپ سمجھتا تھا کہ یہ ترقی اور تنظیم اسی صورت میں یورپ کے

### ہمیشہ یاد رکھئے

—• احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے

—• الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

—• اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لئے مفید ہو سکتی ہے جبکہ اس کے باشندے عیسائی ہو جائیں۔ احمدیت نے اس راز کو چوبیس سال پہلے بھانپ لیا اور چوبیس سال پہلے اپنے مبلغ وہاں بھجوا دئیے جہاں ہزاروں ہزار آدمی عیسائیت سے نکل کر مسلمان ہو گئے اور اس وقت افریقہ میں سب سے منظم اسلامی جماعت احمدیت کی ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عیسائیوں نے گریز کرنا شروع کر دیا ہے اور ان کے لٹریچر میں متواتر اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ احمدیہ جماعت کی مساعی نے عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو باطل کر دیا ہے۔ یہی تبلیغی سلسلہ مشرقی افریقہ میں بھی سالہا سال سے جاری ہے اور گو وہاں کام کی ابتدا ہے اور اس وجہ سے نتائج ابھی اتنے شاندار نہیں جتنے مغربی افریقہ میں ہیں لیکن پھر بھی عیسائیوں میں سے کچھ لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے ہیں اور امید ہے کہ چند سال میں یہاں بھی مبلغوں کی کوششیں اعلیٰ نتائج پیدا کرنے لگ جائیں گی۔ انڈونیشیا اور ملایا میں بھی ایک لمبے عرصہ سے مشن قائم ہیں اور اسلام کے بھاگتے ہوئے گروہوں کو ٹھہرانے۔ جمع کرنے اور اکٹھا کر کے دشمن کے مقابل پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ عیسائی طاقتوں میں سے اب سب سے آگے آ چکی ہے وہاں بھی چوبیس سال سے احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں اور ہزاروں باشندے امریکہ کے احمدی ہو چکے ہیں۔ وہ ہزار ہا روپیہ سالانہ تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ امریکہ کی دولت کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں اور وہاں کے پادریوں کی کوششوں کے مقابلہ میں یہ بالکل حقیر کوشش ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ مقابلہ شروع کر دیا گیا ہے اور فتح ہم کو ہو رہی ہے کیونکہ ہم عیسائی جماعت کے آدمی چھین کر اپنی طرف لا رہے ہیں۔ عیسائی جماعت ہمارے آدمی چھین کر نہیں لے جا رہی۔ پس یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ احمدیت نے ایک نئی جماعت کیوں قائم کی ہے۔ کہنا یہ چاہیئے کہ احمدیت نے ایک جماعت قائم کر دی جبکہ اس سے پہلے کوئی جماعت نہیں تھی اور کیا یہ قابلِ اعتراض بات ہے یا قابلِ تعریف بات ہے؟

(باقی)

---

**الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے!**

---

دار الافتاء ربوہ

[redacted]

# چند سوال ـــ اور ـــ ان کے جواب

از محترم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ

## سوال

ایک بزرگ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستار مبارک کا تھوڑا سا حصہ بطور برکت چمڑے اور چاندی کے تعویذ میں مڑھوا کر گلے میں ڈالا ہوا ہے۔ کیا یہ ازروئے شریعت جائز ہے؟

## جواب

اس کی کوئی سند نہیں اس لئے یہ بدعت ہے۔

## سوال

اگر کسی کا جنازہ مقامی طور پر پڑھا گیا ہو اور نماز جنازہ میں $\frac{50}{60}$ اشخاص نے شرکت کی ہو اور مقامی جماعت کے اعتبار سے اوسط حاضری ہو تو کیا اس کا جنازہ غائب پڑھانا درست ہے؟

## جواب

اگر امام چاہے تو پڑھا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ جنازہ غائب ایسی صورت میں پڑھا یا جائے جبکہ اس میں کوئی خصوصیت ہو۔ مثلاً کسی بزرگ۔ خادم دین یا کوئی خاص دینی کارنامہ سرانجام دینے والے کا جنازہ ہو یا جنازہ کسی نے نہ پڑھا ہو یا بہت کم لوگ جنازہ میں شامل ہوئے ہوں۔

## سوال

الفضل میں شائع ہوا ہے کہ جب امام نماز شروع کر دے اور تکبیر تحریمہ کہے تو جو لوگ مسجد میں نوافل اور سنتیں پڑھ رہے ہوں انہیں فوراً بلا توقف اپنی نماز چھوڑ کر امام کے ساتھ فرضوں میں شامل ہو جانا چاہیئے الخ سوال یہ ہے کہ اگر کسی نمازی کی التحیات باقی رہ گئی ہے اور اسے خیال ہے کہ وہ اسے پورا کر کے نماز کی پہلی رکعت میں شامل ہو سکے گا تو کیا وہ التحیات پوری کرے۔

## جواب

(۱) حدیث شریف میں آتا ہے کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کہ جب نماز باجماعت شروع ہو جائے تو پھر کوئی اور نفلی نماز جائز نہیں (ہاں اگر اس کی کوئی پہلی فرض نماز رہتی ہو تو جماعت میں شامل ہونے کی بجائے پہلے وہ وہی نماز پڑھے،

اس حدیث کو بخاریؒ کے علاوہ باقی ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔

(۲) مؤطا کی روایت ہے۔ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اقیمت الصلوٰۃ فرأی ناساً یصلون رکعتی الفجر فقال صلوٰتان معاً؟ ونہٰی ان تصلیا اذا اقیمت الصلوٰۃ کہ نماز فجر کی اقامت کہی جا چکی تھی اور حضور نماز شروع کرنے لگے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو دو رکعت سنت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا کیا دو نمازیں اکٹھی؟ یعنی آپ نے نماز باجماعت کے ہوتے ہوئے دو رکعت سنت پڑھنے سے منع فرمایا۔

(نیل الاوطار صفحہ ۸۴-۸۶ جلد ۳)

(۳) ابو عثمان الانصاریؓ کی روایت ہے کہ جاء عبد اللہ بن عباسؓ والامام فی صلوٰۃ الغداۃ ولم یکن صلی الرکعتین فصلی عبد اللہ بن عباسؓ الرکعتین خلف الامام ثم دخل معہم۔ یعنی حضرت ابن عباسؓ صبح کی نماز کے لئے مسجد میں آئے۔ جماعت کھڑی تھی اور آپؓ نے سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ پہلے آپ نے صفوں سے کچھ پیچھے ہٹ کر دو رکعت سنتیں پڑھیں اور پھر جماعت میں شامل ہو گئے۔

(۴) عن ابی الدرداءؓ انہ کان یدخل المسجد والناس صفوف فی صلوٰۃ الفجر فیصلی رکعتین فی ناحیۃ المسجد ثم یدخل مع القوم فی الصلوٰۃ وایضاً ہکذا روی عن ابن مسعودؓ وابن عمرؓ ومسروقؒ یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی سنتیں پڑھے بغیر اگر کبھی صبح کی نماز کیلئے مسجد میں آتے اور جماعت کھڑی ہوتی تو آپ مسجد کے کسی کونے میں الگ دو رکعت سنتیں پڑھتے اور پھر جماعت میں شامل ہو جاتے۔ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن عمرؓ اور مسروقؒ وغیرہ سے بھی اسی قسم کی روایتیں ہیں۔ (شرح معانی الآثار للطحاویؒ صفحہ ۲۵۵ جلد ۱)

(۵) پس ان مختلف روایات کی بناء پر اس مسئلہ میں امت کا اختلاف ہے۔ البتہ اس بات پر قریباً تمام علماء متفق ہیں کہ اگر سنتیں پڑھنے سے فرض کی پہلی رکعت کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو تو پھر سنتیں شروع نہیں کرنی چاہئیں بلکہ جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(۶) علماء ظاہر اس بات کے قائل ہیں کہ اگر جماعت کھڑی ہو تو پھر کسی قسم کی سنتیں پڑھنی جائز نہیں اور اگر کوئی پہلے سے سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو اسے فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے چنانچہ صاحب نیل الاوطار لکھتے ہیں قد بالغ اھل الظاھر فقالوا اذا دخل فی رکعتی الفجر او غیرھما من النوافل فاقیمت صلوٰۃ الفریضۃ بطلت الرکعتان ولا فائدۃ لہ فی ان یسلم منہما ولو لم یبق علیہ منہما غیر السلام (نیل الاوطار صفحہ ۸۵ جلد ۳) یعنی اہل ظاہر نے اس بارہ میں بڑے مبالغہ سے کام لیا ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر انسان سنتیں یا کوئی نفل نماز پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت اس کی نماز خود بخود ٹوٹ جاتی ہے یہاں تک کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی خواہ صرف سلام پھیرنا ہی باقی کیوں نہ رہتا ہو۔

اخبار میں جو رائے پیش کی گئی ہے وہ بھی قریباً اسی مسلک کے مطابق ہے۔

(۷) اگرچہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کی کوئی تصریح مجھے نہیں مل سکی تاہم مختلف احادیث پر غور کرنے اور ان کی ثقاہت و سند کو جانچنے کے بعد جو صحیح صورت ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ:-

(الف) اگر نماز کھڑی ہو تو پھر کسی قسم کی سنتیں شروع نہیں کرنی چاہئیں بلکہ نماز میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(ب) اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے اور وہ صف کے اندر ہی ہو تو اسے فوراً نماز ختم کر دینی چاہیئے خواہ صرف تشہد ہی کیوں نہ رہتا ہو۔ ہاں اگر تشہد کے دو چار لفظ رہتے ہوں تو انہیں پورا کرنے اور سلام پھیرنے تک کی تاخیر ممکن ہے جائز ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ تشہد سے مراد صرف التحیات ہے ورنہ اگر درود یا دعائیں باقی ہوں تو انہیں پورا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ فوراً سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

(ج) اگر جماعت کی صفوں سے الگ پیچھے یا مسجد کے کسی کونے میں صفوں سے دور سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے اور اسے امید ہو کہ وہ فرضوں کی پہلی رکعت میں شامل ہو سکے گا تو پھر رکعاتِ سنت کی تکمیل جائز ہے لیکن ضروری پھر بھی نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

**سوال:-** نکاح کے وقت لڑکی راضی نہ تھی گواہوں کو اس کا علم تھا پھر بھی باہمی رشتہ داری کی وجہ سے لڑکی کے والدین نے نکاح پڑھا دیا۔ لڑکی رخصتانہ کیلئے قطعاً تیار نہ ہوتی۔ امیر پریذیڈنٹ کونسل کے چیئرمین کے ذریعہ لڑکی کے والدین نے اس سمجھوتہ پر لڑکے کی طرف سے دئیے ہوئے زیورات اور کپڑے بھی لڑکے کو واپس کر دئیے کہ اس صورت میں وہ لڑکی کو طلاق دیدیگا لیکن یہ سب کچھ واپس لیکر بھی وہ طلاق دینے سے انکاری ہے اس بارہ میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

**جواب:-** (۱) جو صورت بیان کی گئی ہے اس کے مطابق نکاح فاسد ہے۔ یعنی ہمارے

---

**انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں بھی انصار اللہ کے علاوہ خدام بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں**

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سے نکاح ہوا ہی نہیں کیونکہ صحت نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی ضروری ہے لیکن لڑکا اگر اس صورت نکاح کا انکار کرے اور یہ دعوٰے کرے کہ بوقتِ نکاح لڑکی راضی تھی تو پھر سماعت کنندہ عدالت میں یہ ثابت کرنا لڑکی یا اس کے رشتہ دار کا کام ہوگا کہ واقعتہً یہ نکاح لڑکی کی رضامندی کے بغیر ہوا ہے

۲- اگر قانونی پوزیشن یہ ہو کہ نکاح درست ہے تو بھی بیان کردہ حالات میں لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خلع حاصل کرے اور اپنا مہر چھوڑ کر علیحدگی کرالے البتہ یہ کارروائی بھی فریقین کی باہمی رضامندی سے یا بذریعہ قضاء و عدالت عمل ہو سکے گی

## سوال

ایک شخص نے قریباً پچیس سال سے اپنی بیوی کو کالمعلقہ رکھا ہوا تھا نہ اسے طلاق دیتا اور نہ اسے اپنے گھر لاتا آخر ایک شخص نے مفاہمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور آکر عورت کو اطلاع دی کہ اس کے خاوند نے خلع کے طور پر اسے اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے اس پر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور اس سے لڑکی پیدا ہوئی بعد میں معلوم ہوا کہ پہلے خاوند نے کوئی علیحدگی منظور نہیں کی تھی اور نہ کوئی فیصلہ ہوا تھا اب سوال یہ ہے کہ اس دوسرے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے اور لڑکی کے متعلق کیا حکم ہے۔

## جواب

۱- از حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ

قرآن کریم میں صاف لکھا ہے لَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا اور فرمایا لَا تُضَارُّوهُنَّ میرے نزدیک جو شخص ان آیات کی خلاف ورزی کرتا ہے اس کی بی بی کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے مگر یہ کام حکام کے متعلق ہیں ہم ہرگز مجاز نہیں یہ کام حکومت کے ذمہ ہیں اسی کے ذریعہ ہونے چاہئیں

(فقہ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

۲- جواب از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔

"جو شخص اپنی عورت کو گھر میں نہیں رکھتا اور ایک سال تک خرچ نہیں دیتا میرے نزدیک ایک سال کے بعد اس کو طلاق ہو جاتی ہے پہلے فقہا میں سے بعض نے چار سال کا فتویٰ دیا ہے ... مگر میرے نزدیک یہ طلاق جو ہے ایک قاضی کے ذریعہ ہوتی ہے ... اگر گورنمنٹ ... کا قانون (اس کی اجازت نہ دے تو دو صورتیں ہیں۔

الف۔ اگر میاں بیوی احمدی ہیں تو آسان ہے احمدی قاضی کے ذریعہ (باہمی سمجھوتہ سے) طلاق حاصل کریں۔

ب- اگر میاں غیر احمدی ہے تو پھر برادری کے لوگوں یا دوسرے لوگوں کو بیچ میں ڈال کر علحدگی کرالیں۔

(مفہوماً۔ الفضل ۱۲ر مئی ۱۹۲۱ء)

۳- مذکورہ صورت میں چونکہ غائب رہنے کی مدت بہت لمبی ہے اس لئے اگر پہلا خاوند قانونی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے زبان سے طلاق دینے پر آمادہ نہیں لیکن اس علم کے باوجود کہ اس کی طرف طلاق اور علیحدگی منسوب کی گئی ہے وہ خاموش ہے اور دوسرے نکاح کے خلاف چارہ جوئی نہیں کرتا اور نہ ہی اس پر معترض ہے تو اس کی اس خاموشی کو طلاق پر محمول کیا جا سکتا ہے تاہم اس بارہ میں صحیح مشورہ وکلاء ہی دے سکتے ہیں

۴- چونکہ دوسرا نکاح علیحدگی کے تیقّن کی بنا پر ہوا ہے اس لئے اس کے نتیجہ میں جو لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ دوسرے خاوند کی جائز نسل محسوب ہوگی اور اسی کی لڑکی کہلائے گی اور اسی کی وارث ہوگی۔

# تحریکِ وصیّت

## اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا آئینہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اطال اللہ بقاءہٗ ارشاد فرماتے ہیں :-

وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیّت پیمانہ ہے ایمان کو ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت، اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے"

پس جو اصحاب اس وقت تک وصیت کے آئینہ کے سامنے نہیں آئے وہ اب اس آئینہ کو اپنی جائداد وں اور آمدنیوں کا کم سے کم دسواں حصہ خدمت اسلام کے لئے دے کر خرید لیں اور اس میں اپنی ایمانی شکلوں کا مشاہدہ کریں کہ کتنی حسین اور کس قدر دلآویز نظر آتی ہیں مگر اس آئینہ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے جلدی کرو اور سبقت اختیار کرو کہ شائد ایسا وقت جلد آجائے (اور خدا کرے جلد آجائے) کہ اس کا ہدیہ جائداد اور آمدنی کے دسویں حصہ سے بڑھ کر ترکہ حصہ تک ہو جائے اور پھر شائد امراء اور متمول لوگ ہی اسے خرید سکیں اور غرباء کا طبقہ کفِ افسوس ملتا اور منہ دیکھتا رہ جائے یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا میری کیا بساط کہ اتنی بڑی بات زبان پر لاؤں اور اتنی جسارت کروں۔ بلکہ یہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ہی ارشاد اور حضور کا ہی فرمودہ ہے کہ :-

"یہ بالکل بھی جائز ہے کہ جب احمدیت ترقی کرے گی ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی تو اس وقت ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت کافی نہ ہوگی اسی وقت سلسلہ کی باگ ڈور جس کے ہاتھ میں ہوگی وہ اگر وصیّت کے لئے ۱/۳ حصہ ضروری قرار دے دے تو یہ جائز ہوگا"

پس ابھی حصول ثواب کے لئے ارزانی ہے اٹھو اور اپنے مال و منال کا دسواں حصہ دے کر اللہ تعالےٰ سے اس کا بہترین اجر اور بہترین جزاء پاؤ۔

زبذلِ مالِ در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

(حضرت مسیح موعود)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور کی اہلیہ محترمہ کی وفات

محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور کی بڑی اہلیہ محترمہ راج بی بی صاحبہ مورخہ ۱۳/۱۰/۶۲ کو ۸ بجے رات اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے خاص کر ملک خلیل الرحمٰن صاحب کے لئے احباب دعا فرمائیں جن کو اپنی والدہ سے خاص محبت تھی اور انھیں ان کی جدائی کا تاحال صدمہ ہے۔

(محمد صادق صاحب فاضل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

## احباب ہوشیار رہیں!

ایک شخص جو اپنا نام حبیب حسن شاہ اور قوم سید بتاتا ہے آج کل لائل پور کی جماعتوں میں مختلف مقامات پر پھر رہا ہے اس نے معروف احمدی احباب کے نام یاد کر رکھے ہیں مختلف لالچ دے کر لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔

کہیں پٹواری بن کر زمین کا لالچ دیتا ہے کہیں کچھ اور اس کا رنگ سیاہ اور داڑھی چھوٹی ہے یہ دھوکہ باز آدمی ہے احباب اس سے ہشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

## لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

مورخہ ۸ر اکتوبر کو ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں بچوں اور ممبرات نے نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا دو ہفتہ سے عہدیدار اپنے اجتماع کو کامیاب بنانے میں مصروف تھے دفتر عمل منا کر سکول کی گراؤنڈ کو صاف کیا اینٹیں وغیرہ اٹھائیں کپڑے کی جھنڈیاں۔ قطعے حلقہ دار جھنڈے خود تیار کروائے اجتماع اپنے پروگرام کے مطابق ۹½ بجے شروع ہوا بچیاں سفید لباس میں اور حلقہ دار رنگیں Badge لگائے تھیں اور ناصرات کا ترانہ گاتی ہوئیں اسکول کے صحن میں آئیں معزز مہمان بھی جلسہ گاہ میں تشریف فرما تھے تمام بچیوں نے ترانہ پڑھا پھر زیر صدارت ہیڈ مسٹرس صاحبہ کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد چھوٹے اور بڑے گروپ نے تلاوت قرآن مجید نظم اور تقاریر کے مقابلوں میں حصہ لیا اول دوم سوم کو انعامات دیئے گئے سکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ نے سالانہ رپورٹ پڑھی اور بعدہٗ خاکسارہ نے بچیوں کو نصائح کیں چار بجے بچوں کی کھیلیں ہوئیں اس میں مرکزی پروگرام کے مطابق کھیل کھلائے گئے اول اور دوم لڑکیوں کو صدر صاحبہ نے انعام دیئے معزز مہمانوں نے بھی پروگرام میں حصہ لیا۔

دوسرے دن لجنہ اماء اللہ کا اجتماع زیر صدارت بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب شروع ہوا مرکزی پروگرام کے مطابق لڑکیوں کو تیاری کروائی گئی تھی ۹½ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جج محترمہ ہیڈ مسٹرس صاحبہ بیگم چوہدری حفیظ احمد صاحب اور امۃ السلام صاحبہ کو مقرر کیا گیا معیار اول دوم اور سوم میں ممبرات نے حصہ لیا اور نہایت عمدہ پیرائے میں مضامین بیان کئے اول دوم آنیوالی ممبرات کو انعام دیئے گئے اس کے بعد لجنہ کی بزرگ مہمانوں سے درخواست کی کہ وہ تلاوت کے مقابلہ میں حصہ لیں کئی ممبرات نے حصہ لیا اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر دے انعام حاصل کرنیوالی ممبرات اور کارکنات لجنہ مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انھوں نے اپنے اجتماع کو کامیاب بنانے میں انتھک کوشش کی ہے۔

(خاکسارہ نصرت راشدی صدر لجنہ اماء اللہ۔ مرکزیہ)

# مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے وعدہ فرمانے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد یا اس سے زائد روپیہ وعدہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کنندگان کو اپنے وعدے بصورت احسن پورے کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۵۷۔ حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ .. — ۵۰۰ روپے

۵۸۔ " " " منجانب نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ — ۵۰۰ "

۵۹۔ محترمہ انجم آرا بیگم صاحبہ جونیئر سکول لارنس کالج گھوڑا گلی ضلع راولپنڈی .. — ۳۰۰ "

۶۰۔ " خورشید اسماعیل صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم اوکاڑہ ضلع منٹگمری .. — ۳۰۰ "

۶۱۔ مکرم ٹھیکیدار عبد المالک صاحب چاندنی چوک روہڑی ضلع سکھر .. — ۳۰۰ "

۶۲۔ " " محمد عبد الخالق صاحب .. — ۳۰۰ "

۶۳۔ " " " منجانب والد مرحوم حضرت میاں محمد شفیع صاحب .. — ۳۰۰ "

۶۴۔ " " " " والدہ ماجدہ صاحبہ .. — ۳۰۰ "

۶۵۔ " ملک محمد یوسف صاحب قصور ضلع لاہور منجانب پسر مرحوم ملک عبد العزیز صاحب .. — ۳۰۰ "

۶۶۔ محترمہ والدہ صاحبہ ملک خلیل الرحمٰن صاحب قصور ضلع لاہور .. — ۳۰۰ "

۶۷۔ مکرم ٹھیکیدار عبد الحمید صاحب " " .. — ۳۰۰ "

۶۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں حیات محمد صاحب راولپنڈی .. — ۳۰۰ "

۶۹۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ } بذریعہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ .. — ۳۰۰ "

۷۰۔ ناصرات الاحمدیہ " " .. — ۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

# نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

## مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) کیلئے مزید قربانی اور منظم جد و جہد کی ضرورت

تنظیم کی برکات سے ہر احمدی باخبر ہے ہمارے محسن و محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت و انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے طبقات میں منظم فرما کر تنظیم کا جو عملی درس دیا ہے وہ محتاج بیان نہیں اس کا تقاضا ہے کہ جب کبھی ہمارے مقدس امام کی طرف سے کوئی آواز اٹھے جماعت کے مذکورہ بالا طبقے اپنے دائرہ میں فوراً حرکت میں آجائیں ہر مجلس ان ذرائع اور وسائل پر غور کرے جن کے نتیجہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل اقل ترین وقت میں کی جا سکے۔

ان دنوں مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کی دعوت بلند کی گئی ہے انفرادی طور پر مخلصین لبیک کہہ رہے ہیں لیکن اجتماعی طور پر نمایاں کوشش نظر نہیں آرہی اس لئے ایک ماہ کی تگ و دو کے باوجود وعدہ جات بشمول جزوی وصولی کی مقدار اٹھائیس ہزار روپیہ تک پہنچی ہے بجائیکہ ہمیں کم و بیش تین لاکھ روپیہ فراہم کرنا ہے سو اس کا اصل حل یہی ہے کہ اجتماعی کوشش کی جائے ہر طبقہ کو اپنی اپنی مجلس میں بیٹھ کر غور کرنا چاہیئے کہ کس قدر بوجھ انہوں نے اٹھانا ہے پھر اس کے مطابق مساعی عمل میں لائی جائیں۔

اگر بڑی بڑی مجالس اور لجنات تین سو روپیہ کی اقل ترین شرح میں حصہ لینے کا عزم کریں جن کی مجموعی تعداد ایک ہزار سے کم نہ ہوگی تو انشاء اللہ القدیر اسی اقل ترین شرح سے ہی تین لاکھ روپیہ فراہم ہو جائے گا۔ ضرورت صرف مزید توجہ اور منظم جد و جہد کی ہے بے شک جماعت احمدیہ مسلسل قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے لیکن کام وہ دلی کی چاہتوں کو ہر قربانی پر یہی آواز آتی ہے۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(وکیل المال اول تحریک جدید)


ہر قسم کی کمزوری و خون کی کمی
اور خاص کمزوری کے لئے
سپیشل ٹانک (ڈیبیس)
استعمال کیجئے قیمت ایک ماہ کورس -/۵
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
کیو ٹیمیٹیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

صداقت احمدیت کے متعلق!
تمام جہان کو چیلنج
اردو انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن


# پروگرام سالانہ اجتماع ۶۲ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

## ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

پہلا دن - ۱۹ اکتوبر بروز جمعہ (ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام)

[redacted]

۷-۰۰ تا ۸ — کھیلوں کا مقابلہ۔ (کھیل مندرجہ ذیل ہوں گے)

بڑا گروپ :- ۱۔ پیغام رسانی ۲۔ تین ٹانگوں کی دوڑ ۳۔ رسی پھلانگتے ہوئے دوڑنا

چھوٹا گروپ :- ۱۔ سیدھی دوڑ ۲۔ پیغام رسانی ۳۔ جھنڈا جھنڈ

کھیلوں کے اختتام پر تمام ناصرات اپنے جھنڈوں سمیت لجنہ اماء اللہ کے ہال میں جمع ہوں گی۔

### پہلا اجلاس

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ — دعا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۰۰ تا ۹-۳۰ — صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب ناصرات سے

۹-۳۰ تا ۱۱ — بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ۔ ہر تقریر کے لئے پانچ منٹ ہوں گے اور عنوانات یہ ہوں گے :- (۱) صداقت حضرت مسیح موعودؑ (۲) پردہ (۳) ہم کیوں احمدی ہیں۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — بڑے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ:- اس مقابلہ میں آخری پانچ پارے ہوں گے

۱۱-۳۰ تا ۳ — وقفہ برائے جمعہ

### دوسرا اجلاس :-

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۳-۳۰ تا ۴-۳۰ — چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ فی تقریر پانچ منٹ اور عنوانات درج ذیل ہونگے (۱) دیانت (۲) فرمانبرداری (۳) خلافت راشدہ

۴-۳۰ تا ۵-۰۰ — چھوٹے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ :- یہ مقابلہ پہلے پانچ پاروں میں سے ہوگا۔

۵-۰۰ تا ۶-۰۰ — بیت بازی :- اس میں شامل ہونے والی لجنہ کی سات سات بچیوں کی ٹیم لی جائے گی اور اشعار صرف درثمین، کلام محمود اور درعدن سے پڑھے جائیں گے

۶-۰۰ — تقسیم انعامات اور دعا۔ نماز مغرب و عشاء اور کھانے کے بعد نمائندگان کے لئے ایک تقریر کا انتظام ہوگا

نوٹ : ناصرات کے اجتماع میں جس شہر کی ناصرات جلسہ میں سب سے زیادہ خاموشی اور وقار سے بیٹھیں گی ان کو انعام دیا جائیگا۔

## دوسرا دن - ۲۰ اکتوبر بروز ہفتہ (پروگرام لجنہ اماء اللہ)

### پہلا اجلاس

۸-۰۰ تا ۸-۳۰ — دعا تلاوت قرآن مجید، نظم اور عہد نامہ

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ — خطبہ استقبالیہ

۹-۰۰ تا ۱۰ — تعارف بیرونی نمائندگان

۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰ — تقریری مقابلہ معیار اول - ہر تقریر کے لئے دس منٹ دیئے جائیں گے عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے۔

۱۰-۳۰ تا ۱۲-۰۰ — پرچہ معلومات عامہ - یہ پرچہ اجتماع میں شامل ہونے والی ممبر کو دیا جائے گا ممبرات قلم یا پنسل اپنے ساتھ لائیں۔

۱۲-۰۰ تا ۲-۳۰ — وقفہ برائے کھانا و نماز (نماز باجماعت ہال میں ہوگی)

### دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۳-۰۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۳-۰۰ تا ۴-۳۰ — تقریری مقابلہ معیار دوم
ہر تقریر کیلئے سات سے دس منٹ تک وقت دیا جائے گا عنوانات کا اعلان کیا جا چکا ہے

۴-۳۰ تا ۵-۰۰ — لجنہ اماء اللہ کی سالانہ مختصر رپورٹ
ہر سیکرٹری اپنے حصہ کی رپورٹ پڑھیں گی۔

نوٹ :- نماز مغرب اور کھانے کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوگا جس میں صرف نمائندگان کو آنے کی اجازت ہوگی۔

## تیسرا دن - ۲۱ اکتوبر بروز اتوار

### پہلا اجلاس

۸-۰۰ تا ۸-۳۰ — دعا - تلاوت قرآن مجید نظم اور عہد نامہ

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ — ذکر حبیب - از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

تقریری مقابلہ معیار سوم - ہر تقریر کے لئے پانچ سے دس منٹ وقت دیا

جائے گا۔ عنوانات کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

| | |
|---|---|
| ۱۰-۰۰ تا ۱۱-۳۰ | تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ |
| ۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ | انگریزی تقریروں کا مقابلہ۔ اس مقابلہ کے لئے موضوع درج ذیل ہو گا:۔ |

"The Role of Women in Islam"

| | |
|---|---|
| ۱۲-۳۰ تا ۲-۳۰ | وقفہ برائے کھانا و نماز |

## دوسرا اجلاس

| | |
|---|---|
| ۲-۳۰ تا ۳-۰۰ | تلاوت قرآن کریم و نظم |
| ۳-۰۰ تا ۴-۰۰ | نمائندگان کا خطاب |
| ۴-۰۰ تا ۴-۳۰ | تقریر صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ |
| ۴-۳۰ تا ۵ | تقسیم انعامات و دعا۔ |

نوٹ :۔ (۱) لجنہ اماء اللہ کے ہر دو معیار کا تحریری امتحان بروز جمعہ مؤرخہ ۱۹؍ اکتوبر دو بجے جامعہ نصرت میں ہو گا۔ شامل ہونیوالی بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(۲) اجتماع کے موقع پر نصرت انڈسٹریل سکول کی طرف سے ایک مختصر سی صنعتی نمائش بھی ہو گی۔

نیز ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن مجید اور حدیث کا درس ہو گا جو حافظ محمد رمضان صاحب دیا کریں گے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ...)

نظارت تعلیم کے اعلانات

## ضرورت سٹینو ٹائپسٹس

تنخواہ ۷۵-۶-۱۰۵-۷-۱۷۵-سپیشل پے -/۲۵- انتخاب بنا بر ٹسٹ و انٹرویو بمقام لاہور۔

شرائط :۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سپیڈ ۸۰ شارٹ ہینڈ۔ ۴۵ ٹائپ۔

درخواستیں ۲۰؍۱۰؍۶۲ تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام سیکرٹری (اسٹیبلشمنٹ) ویسٹ پاکستان کوآپریٹو ڈویلپمنٹ بورڈ ۲ مزنگ روڈ۔ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۸؍۱۰؍۶۲)

## وظائف آزاد کشمیر گورنمنٹ

یک سالہ پوسٹ میٹرک، وظائف برائے طلبہ ایف۔ ایس سی و بی۔ ایس سی۔ مالیت -/۳۰ برائے ایف۔ ایس سی و -/۷۵ برائے بی۔ ایس سی۔

درخواستیں ۳۱؍۱۰؍۶۲ تک بنام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن آزاد گورنمنٹ آف دی سٹیٹ آف جموں اینڈ کشمیر مظفر آباد۔ (پ۔ ٹ ۸؍۱۰؍۶۲)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت کو پڑھنے کے لئے دے (مینیجر)

## لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کرنا نہیں چاہتے۔ صرف مرزائی دوستوں کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ حرکتیں شریف لوگوں کو زیب نہیں دیتیں، شرافت و اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ مصیبت زدہ افراد کے ساتھ ہمدردی کی جائے نہ یہ کہ ان پر یہ لعن طعن کی جائے کہ چونکہ تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو نہیں مانا ہے! تم قابل مواخذہ ہو اور تم پر یہ عذاب نازل ہو رہا ہے"۔

(الاعتصام ۲۱؍۹؍۶۲ صفحہ ۲)

پہلے تو ہم شرافت کا ہی سوال لیتے ہیں۔ معاصر یہ بتائے کہ شرافت تو رہی الگ چیز یہ کونسی دینداری ہے کہ "احمدیوں" کو بار بار "مرزائی" لکھ کر مخاطب کیا جائے جب آپ جیسا دینداری کا دعویدار اخبار بھی اتنی سی بات میں بھی اسلامی اخلاق نہیں دکھا سکتا تو پھر اور کسی سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ جب نمک ہی بے نمک ہو جائے تو اسکو کس چیز سے نمکین کیا جا سکتا ہے۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے خواہ آپ نصیحت حاصل کریں یا برا منائیں۔ اصل بات جو یہاں ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا آپ نے اپنے جریدہ میں ان سیلابوں وغیرہ کے متعلق خود کئی بار نہیں لکھا کہ یہ "الٰہی عذاب" ہیں ذرا اپنا گزشتہ فائل اٹھا کر ملاحظہ فرمایئے آپ نے دوسرے مسلمان جرائد کی طرح بارہا ان مصائب کو مسلمان اقوام کے گناہوں کے ساتھ نسبت دی ہے۔ فرمایئے یہ درست ہے یا نہیں؟ پھر اگر بقول آپ کے "مرزائیوں" نے قرآن کریم کی آیہ

ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔

سے کبھی استدلال کیا بھی ہے تو اس میں کونسا غضب ہو گیا ہے۔ اور جہاں تک ان مصائب میں ہمدردی اور امداد کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اسلامی کہلانے والی جماعتوں میں سے یہ توفیق صرف جماعت احمدیہ کو ہی ارزانی ہوئی ہے کہ اس نے ہر جگہ اور ہر وقت حتی الوسع بلا امتیاز مصیبت زدگان کی خدمت کی ہے۔ یہ کوئی فخر کے لئے ہم نہیں کہہ رہے اور نہ ہمیں اس کے لئے کسی سے کوئی اجر حاصل کرنا ہے کیونکہ "اجرنا علی اللّٰہ" تاہم معاصر کو چاہیئے تھا کہ احمدیوں پر غلط الزام تراشی کی بجائے ایسے مصائب میں احمدیوں کے مقابلہ میں اپنی کارگزاریوں کا ذکر کرتے ع

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

حکومت اور عوام سے پوچھئے کہ ایسے حالات میں احمدی جوان کیا کیا خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ البتہ آپ کے بھائی بند ان کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی ضرور کوشش کرتے رہے ہیں تاہم جماعت ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی ہر موقع پر اپنی خدمات پیش کرتی چلی آئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگ نہ تو خود کچھ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے علم برداران اسلام عیسائی مشنوں سے سخت لرزاں ہو رہے ہیں اور ان کو مٹانے کے لئے نہایت "غیر اسلامی" تجاویز پیش کر کے اسلام کی داخلی اور اخلاقی قوت کے فقدان (نعوذ باللہ) کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو اپنا یہ عالم ہے دوسری طرف جماعت احمدیہ کی سعی و کوشش کو جو وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق پر امن ذرائع سے عیسائیت کے انسداد کے لئے کرنا چاہتی ہے۔ اس میں حائل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر احمدیوں کے راستہ میں خود آپ لوگ حائل نہ ہوں تو چند سالوں کے اندر اندر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت کے اڈے پاکستان سے اٹھوا دے۔ وما توفیقنا الا باللّٰہ۔

جماعت احمدیہ بغیر دوسری جماعتوں سے الجھنے کے اپنا کام کرنا چاہتی ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت نے کبھی دوسروں کے کام میں دخل اندازی نہیں کی۔ جب کبھی بھی ہوا ہے دوسروں کی طرف سے ہوا ہے اور خود بھی ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ بریلویوں اور دیوبندیوں نے جو فساد ملک میں برپا کر رکھا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ لائلپور، لاہور اور دوسرے بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں کیا ہو رہا ہے۔ افسوس ہے کہ کبھی آپ لوگوں نے اس مصیبت کی طرف غور نہیں کیا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ لوگوں میں عقایدی اختلافات کو برداشت کرنے کی قوت نہیں رہی۔ آپ دوسروں کو بالجبر اور غیر آئینی طریقوں سے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ذہنیت ہے جو اس وقت مسلمانوں کی باہم چپقلشوں کا باعث بن رہی ہے جب تک آپ لوگ یہ ذہنیت تبدیل نہیں کریں گے ملک میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا آپ لوگ اس ذہنیت کی طفیل پاکستان کی ترقی کے راستہ میں سد سکندری بنے ہوئے ہیں۔ اگر یہی وقت آپ لوگ عوام کی تعلیم و تربیت میں صرف کریں اور دوسروں کے اختلافی مسائل کے لئے جبر و اکراہ کا خیال دل سے نکال دیں تو آج ہی مسلمانان عالم شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

آخر میں ہم اتنا عرض کرنا ضروری *

* سمجھتے ہیں کہ اگر آپ اسلام کے بہی خواہ ہیں اور پاکستان سے محبت رکھتے ہیں تو آپ جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط بیانیاں اور اشتعال انگیزیاں ترک کر دیں۔ اس سے آپ سوا نقصان کے اور کچھ نہیں کرتے۔ آپ بھی کام کریں اور ہمیں بھی کرنے دیں۔ دنیا کو خود فیصلہ کرنے دیں۔ اگر آپ یہ نہیں چھوڑیں گے تو وہی کچھ ہوتا رہے گا جو ہو رہا ہے +

## مکان برائے فروخت

محلہ دارالرحمت شرقی میں ایک مکان پختہ عمارت رقبہ دس مرلہ مشتمل بر چار دیواری تین کمرہ جات۔ ایک باورچی خانہ، نلکہ، بجلی موجود قابل فروخت ہے۔ پتہ ذیل پر خواہشمند جلدی خط و کتابت کریں۔

خاکسار فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی۔ بھیرہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں! (مینیجر)

# بھارت مشرقی پاکستان کے علاقہ سے اپنی فوج ہٹانے پر آمادہ ہوگیا

## پاکستانی اور بھارتی افسروں کے درمیان آسالونگ میں جنگ بند کرنے کا سمجھوتہ

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر۔ پاکستانی اور بھارتی افسروں میں چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ کے آسالونگ موضع میں لڑائی بند کرنے پر اتفاق ہوگیا ہے اور اس معاہدہ پر کل شام سات بجے سے عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ بھارتی افسروں نے اس بات پر بھی رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ وہ بھارتی سرحدی چوکی جالیا سے اپنی افواج کو پیچھے ہٹا کر بھارتی علاقے کے اندر لے جائیں گے یاد رہے بھارتی فوج نے آسالونگ میں کئی روز سے جارحیت شروع کر رکھی تھی۔ کل پاکستان کے فارن سیکرٹری نے کہا تھا کہ بھارت سے وزارتی سطح پر بات چیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ پاکستانی علاقہ سے بھارتی فوج ہٹالی جائے۔

لڑائی بند کرنے کا معاہدہ اس بات چیت کے نتیجہ میں ہوا جو پرسوں شام پاکستانی اور بھارتی افسروں کے مابین ہوئی اس بات چیت میں پاکستان کی طرف سے چٹاگانگ اور چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ کے ڈپٹی کمشنروں اور بھارت کی طرف سے ریاست تری پورہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شرکت کی۔ دونوں ملکوں کی بات چیت کے متعلق ڈھاکہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق بھارت نے آسالونگ موضع میں اپنی جارحانہ کارروائیاں ترک کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ گاؤں چٹاگانگ کے پہاڑی علاقہ میں پاکستان کی طرف واقع ہے افواج کو سرحدی علاقہ سے ہٹانے کی تفصیلات متعلقہ سیکٹر کمانڈر تیار کریں گے۔ یہاں افواج سے مراد جارح بھارتی افواج اور وہ پاکستانی سرحدی افواج ہیں جو بھارتی جارحیت پسندوں کو روکنے کے لئے سرحد کی طرف بڑھی تھیں۔

یاد رہے کہ اس سے قبل بھی پاکستانی اور بھارتی افسروں نے سرحد پر بھارتی افواج کے اجتماع سے پیدا ہونے والی کشیدگی پر غور کیا تھا مگر وہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکے تھے تاہم دونوں ملکوں کے افسروں کی دوسری ملاقات میں بھارت بالآخر جارحیت ترک کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ بھارتی حکام نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ جالیا کی موجودہ بھارتی سرحدی چوکی اس جگہ پر نہیں ہے جہاں یہ ماضی میں واقع تھی بلکہ بھارت نے یہ چوکی پاکستانی سرحد کی طرف سے آگے آکر نئے سرے سے بنائی ہے اس چوکی پر بھارت نے بھاری تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تری پورہ نے پاکستان کے موقف کو تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جالیا کی موجودہ چوکی سے بھارتی فوجوں کو پیچھے ہٹا کر بھارتی علاقے کے اندر لے جائیں گے۔

اس کے علاوہ بھارت نے پاکستانی گاؤں پاکستان دیپ کا محاصرہ اٹھا لینے کا وعدہ کیا ہے۔ بھارت نے اس گاؤں کا ۱۶ اگست سے محاصرہ کر رکھا تھا۔ بھارتی فوجی اس گاؤں کے ایک پاکستانی باشندے عبدالرحمان کو بھی اٹھا لے گئے تھے۔ بھارت نے اس کی واپسی کا بھی وعدہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی اور بھارتی افسروں میں آزادانہ طریقہ پر صاف صاف گفتگو ہوئی۔ انہوں نے سرحد پر کشیدگی دور کرنے اور پرامن مفاہمت پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

ایک اطلاع کے مطابق مغربی بنگال کی طرف سے بھارتی سرحدی پولیس کے چار سب انسپکٹر اور چار سپاہی پاکستانی علاقہ میں گھس آئے اور دو پاکستانیوں سے ان کا مال چھین کر لے گئے۔ یہ بھارتی گول کچھ کی چوکی سے پاکستانی علاقے میں داخل ہوئے انہوں نے جن پاکستانیوں کو لوٹا وہ دریائے کروتما میں سے پتھر جمع کر رہے تھے۔ حکومت مشرقی پاکستان نے بھارتی فوجیوں کی اس زیادتی پر حکومت مغربی بنگال سے احتجاج کیا ہے اور مطالبہ ہے کہ پاکستانی علاقے میں ناجائز مداخلت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ دریں اثناء دہلی میں بھارتی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ شیلانگ میں پاکستان اور بھارت کے درمیان ضلعی افسروں کی سطح پر جو بات چیت ہو رہی تھی اس میں سرحد پر "جنگ بند کرنے" کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ترجمان نے کہا کہ چھوٹا خیل کے علاقہ سے تین دن کے اندر افواج ہٹالی جائیں گی جبکہ متنازعہ چوکیوں سے افواج کا انخلاء دس دن میں مکمل ہوگا ۔

## نیپال اور پاکستان کے درمیان پہلا تجارتی معاہدہ

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ نیپال اور پاکستان کے درمیان پہلے تجارتی معاہدہ پر پرسوں ۱۹ اکتوبر کو دستخط ہوں گے۔ پانچ افراد پر مشتمل نیپال کا تجارتی وفد مشرقی پاکستان میں مرکزی وزارت تجارت کے عہدیداروں سے بات چیت کرنے کے بعد آج شام کراچی پہنچ گیا۔ وفد کے قائد مسٹر کرشنا بوم مالا نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ بھارت کو چھوڑ کر کسی دوسرے ملک سے نیپال کا یہ پہلا تجارتی معاہدہ ہوگا ۔

• نیویارک ۱۷ اکتوبر کل رات یہاں دو زمین دوز ٹرینوں کے تصادم میں چالیس مسافر زخمی ہوگئے۔ دو کی حالت نازک ہے ۔

# "یمن کے حالات میں مداخلت کی جائے" - اوتھانٹ سے امام یمن کی اپیل

## یمنی انقلابی کونسل نے جدید اسلحہ سے لیس طاقتور فوج تیار کر لی

قاہرہ ۱۷ اکتوبر۔ امام محمد البدر نے عمان (اردن) میں یمنی سفارت خانہ کو اطلاع دی ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے قائم مقام سیکرٹری جنرل اوتھانٹ سے یمن کے معاملات میں مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ مصری ذرائع کی اطلاع کے مطابق امام محمد البدر یمنی انقلابیوں کی نظروں سے بچ کر یمن کی شمال مغربی سرحد کے قریب سعودی عرب کے ایک قصبہ گزان میں پہنچ گئے ہیں۔

عمان ریڈیو نے مزید بتایا کہ اردن کے شاہ حسین کو ایک پیغام میں بتایا گیا ہے کہ امام یمن زندہ بچ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ ۲۶ ستمبر کو یمن میں انقلاب کے بعد یہ اطلاع ملی تھی کہ امام اپنے محل کے ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔

دریں اثناء قاہرہ ریڈیو نے ایک اطلاع میں بتایا ہے کہ یمنی انقلابی کونسل نے ایک طاقتور فوج تیار کی ہے جو جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہے اور بڑھ کر حملہ کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔ کل تائز میں انقلابی وزیراعظم کی صدارت میں کونسل کا اجلاس ہوا جس میں نئی فوج کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔

## جماعتی تاریخی میوزیم (بقیہ صفحہ اول)

تو جماعت اُسکے اس دعویٰ کو قبول نہیں کریگی۔

### مطلوبہ تفصیلات

(۱)۔ نام مع مکمل پتہ جس کے پاس ہے۔
(۲)۔ تبرک کی نوعیت (مثلاً کپڑا ہے، مسودہ ہے یا کوئی اور تحریر تفصیلاً)
(۳)۔ کتنے عرصہ سے یہ تبرک اُسکے پاس ہے۔
(۴)۔ یہ تبرک اُسے کیسے ملا (۵) تصدیقی گواہ یا دستاویز (۶) کوئی اور ثبوت جو وہ دینا چاہے۔
(۷) کیا یہ تبرک وہ عاریتاً یا مستقلاً جماعت کو دینے کے لئے تیار ہے۔

(سیکرٹری تصدیقی کمیٹی برائے قیام جماعتی تاریخی میوزیم)

## درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ جناب ایم ایم خان صاحب کی نواسی بہت بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ وہ ان کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

عائشہ رحمت علی
ڈیوس روڈ —— لاہور

## مذاہب عالم کو چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کیا عیسائی کیا یہودی، کیا ہندو ہر قوم اور ہر مذہب کو زبردست چیلنج دئے ہیں۔ اس چیلنج کا دراصل ان تینوں قوموں اور مذاہب کے پاس کوئی جواب نہیں۔

یہ چیلنج رسالہ 'ریویو آف ریلیجنز' کی طرف سے انگریزی زبان میں ایک ٹریکٹ کی صورت میں دیدہ زیب کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس چیلنج کو تعلیمیافتہ طبقہ میں کثرت سے پھیلایا جائے۔ اشاعت عام کی غرض سے برائے نام قیمت یعنی ۸ روپے فی سینکڑہ کے حساب سے دفتر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔

## اشتہار

سابق تجربہ کار محکمہ ریلوے کے ریٹائرڈ یا فارغ شدہ دوستوں کی ضرورت ہے تا مفید کام کر سکیں۔

۱۔ تین احباب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر
۲۔ ایک دوست شنٹنگ جمعدار
۳۔ " " کانٹے پر کام کرنے والا
۴۔ دو احباب
۵۔ ایک سڈین کلرک
۶۔ چار دوست کیرج فٹر ریلوے۔
۷۔ ایک ٹربن انجینیئر

جن احباب کو مذکورہ بالا آسامیوں میں سے کسی آسامی کے حاصل کرنے میں دلچسپی ہو وہ خاکسار کو لکھیں یا ملیں۔ خاکسار عارف زمان

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴